چند سوالات اور ان کے جوابات

حضرت العلام مولانا ثناء اللہ مدنی لاہور

سوال: ایک لڑکی کی شادی شدہ ہمشیرہ امریکہ میں مقیم ہے۔ان کا اپنا سٹور ہے جہاں پر لاٹری نکالی جاتی ہے۔جب اس کی ہمشیرہ آئی تو اس کیلئے اشیائے ضرورت اور نقدی لے کر آئی ۔ یہ لڑکی دینی علوم سے بہرہ ور ہے۔لہذا اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی اور چیزیں ونقدی لینے سے انکار کیا۔لیکن اس کی ہمشیرہ زبردستی اسے یہ اشیاء دے گئی،اس کا دل یہ چیزیں ونقدی وغیرہ استعمال کرنے کو نہیں مانتا،وہ ان اشیاء کا کیا کرے؟ کیا کسی مستحق کو دے دے؟

جواب: جوئے کا کاروبار کرنا چونکہ شرعاً حرام ہے لہذا اس مال کے تحائف بھی قبول نہیں کرنے چاہئیں۔صحیح حدیث میں ہے: (إن اللہ طیب لایقبل الإطیباً) یعنی اللہ پاک ہے پاک ہی کو قبول کرتا ہے،دوسری روایت میں ہے: (لایقبل اللہ إلا الطیب) یعنی: ''اللہ پاک ہی قبول کرتا ہے۔''

جب یہ مال بامر مجبوری آپ کے ہاتھ لگ گیا ہے تو اسے اپنے استعمال میں مت لائیں اور نہ کسی مباح مصرف میں اس کو خرچ کریں۔ہاں البتہ اگر کسی پر ظلم کی چٹی پڑ گئی ہے یا کوئی سودی رقم کا مقروض ہو تو یہ اشیاء اس کو دیں شاید کہ اس کے ذریعے مظلوم کو ظالم کے ظلم سے نجات مل جائے۔

سوال: کیا گورنمنٹ ملازم کی آمدنی حلال نہیں؟ اب گورنمنٹ ملازمین کو ادائیگی بینک کے ذریعے کرتی ہے،میں نے سنا ہے کہ یہ آمدنی صحیح نہیں کیونکہ بینک میں سودی کاروبار ہوتا ہے؟ جب کہ میرا خیال ہے کہ جو انسان محنت سے کام کر کے تنخواہ وصول کرے اس کی آمدنی حلال ہوگی۔

جواب: گورنمنٹ ملازم حکومت سے استحقاق وصول کرے چاہے وہ بینک کیوں نہ ہو۔جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عمرؓ مختار ثقفی جیسے حرام خور کے تحفے تحائف قبول کر لیتے تھے۔اس بناء پر کہ مسلمانوں کے بیت المال میں ان کا بھی حق ہے۔اسی طرح ایک ملازم بھی حکومت سے حق خدمت بطریق اولیٰ وصول کر سکتا ہے۔مجرم وہ لوگ ہیں جو سودی معاملات میں ملوث ہیں اور اسکی ترویج وترقی کیلئے کوشاں ہیں۔أعاذنا اللہ منھا.

سوال: تعویذ کے بارے میں ایک گروپ کا خیال ہے کہ اس کے پہننے کے بارے میں سخت وعید آئی ہے